بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۴ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۔ ۴ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۹

اخبار احمدیہ

ــ۰ ربوہ ۳ تبوک ۔ کراچی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یکم اور ۲ تبوک کو بذریعہ تار جو اطلاعات موصول ہوئیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ــ۰ ربوہ ۳ تبوک ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت وتجارت آج صبح کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ آپ وہاں چند یوم قیام کریں گے۔

ــ۰ ربوہ ۳ تبوک ۔ مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ الفضل کی اہلیہ صاحبہ محترمہ گردہ کے اپریشن کے بعد ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر واپس آگئی ہیں ان کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اب پہلے سے تو بہتر ہے لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا ہے۔ اور کمزوری بھی تاحال بہت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کیلئے تحریک دعا

میں پرسوں حضرت حافظ صاحب کی عیادت کے لئے گیا۔ تو انہوں نے اپنی صحت کی کیفیت اس طرح بیان فرمائی کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دل کی حالت بہت عمدہ ہے۔ دماغ بھی خوب کام کرتا ہے۔ مگر نقاہت زیادہ ہے۔ اور پیٹ میں بہت تکلیف ہے۔ اپنے خاص دوست حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی مرحوم کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی عمر ۸۵ سال تھی اور وہ مجھ سے ۳۰ برس چھوٹے تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت حافظ صاحب موصوف کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ ایسے بزرگوں کی دعاؤں میں بھی بہت برکت ہوتی ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء)

ــ۰ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ

جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو اس سورۃ (فاتحہ) میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ لینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے اور تعویذ کی طرح مدنظر رہے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر یہ ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا تو گویا دعا مانگنے اور خلق انسانی کے حق کو ادا کرے گا اور ان استعدادوں اور قوٰی کو بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا جو اس کو دی گئی ہیں۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کی نعش سپردِ خاک کر دی گئی۔

نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۳ تبوک ۔ سلسلہ احمدیہ کے مربی اور دیرینہ خادم محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کی نعش کل نماز عشاء کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعۂ خاص مربیان میں سپرد خاک کر دی گئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم مہاشہ صاحب مرحوم نے ۲ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز دوشنبہ صبح ½۸ بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۱ سال وفات پائی تھی اسی روز نماز عشاء کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں قطعۂ خاص مربیان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔

محترم مہاشہ صاحب مرحوم ۱۹۲۲ء میں جبکہ آپ کی عمر ۱۵ سال تھی، ہندو دھرم ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے آپ کا نام پوگندر پال تھا آپ کے قبول اسلام واحمدیت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام محمد عمر رکھا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے قادیان میں ہی مستقل سکونت اختیار کرلی ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۰ء تک عربی اور دینی علوم کی تحصیل مکمل کی آپ

(باقی صفحہ ۵ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ر تبوک ۱۳۴۷ ہش

یورپ میں نشہ آور چیزوں کا بڑھتا ہوا استعمال

(۲)

ہر زمانہ میں لوگ اپنے اپنے وقت کی سوسائٹی کے بندھنوں سے تنگ آکر فرار کی زندگی اختیار کرتے رہے ہیں۔ الغرض یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو آج ہم یورپ کے آزاد خیال نوجوانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ البتہ خطرہ کی چیز یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے حدود سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور اپنے تعفن سے تمام سوسائٹی کو گندہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ قانون اور سوسائٹی کی پابندیوں سے خود کو آزاد بیان کرتے ہیں۔ لیکن خود ایک مشن یا مقصد لے کر انسانی سوسائٹی میں پھیل رہے ہیں۔ اور نشہ بازی اور فرار کو انہوں نے ایک "دین" کے طور پر اختیار کر لیا ہے۔ چنانچہ اوپر کے اقتباسات سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ یہ لوگ دنیاداروں پر اور جو لوگ کام دھندوں میں لگ رہے ہیں۔ ان پر ہنستے ہیں اور آوازے کستے ہیں۔

ان لوگوں کا یہ تاثر ایسا ہے جس سے سب ہوشمندوں کو سبق سیکھنا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ موجودہ دنیا کچھ زیادہ ہی مادہ پرستی کی طرف مائل ہو گئی ہے اور مزاجوں میں اعتدال قائم نہیں رہا۔ جب کوئی سوسائٹی کسی رخ میں حد اعتدال سے نکل جاتی ہے تو اس کا ردعمل ضرور ہوتا ہے یہی معاملہ آج ان نشہ بازوں کے تعلق میں ہو رہا ہے۔

مادہ پرستی سے انسان نے انسانی زندگی کو ایک مشین بنا دیا ہے اور ہر کوئی دن رات روپیہ کمانے میں اس طرح منہمک ہو گیا ہے کہ اس کو کسی امر کا ہوش نہیں رہا۔ یورپ نے خاص طور پر اس یکسانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے راتوں کو کلبوں میں رنگین زندگی گزارنے کو ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ دن بھر کام کرتے ہیں اور راتوں کو ایسی محفلوں میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نوجوان خاص کر جن کو روپیہ پیسہ کی کمی نہیں وہ بالکل دوسری طرف جھکتے جا رہے ہیں۔ گھروں میں وہ باہر ان کو متوازن زندگی کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ مادہ پرستی کی رَو میں اللہ تعالیٰ کو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں تو یہ حالت ہوئی ہے کہ مادہ پرستانہ الحاد سے مذہبی پیشوا بھی متاثر ہو رہے ہیں اور انہوں نے بھی ایسے طریقے اختیار کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ لوگ کسی نہ کسی طرح گرجوں میں آئیں تو سہی گو وہ ہر طرح کی بدعنوانی کے مرتکب کیوں نہ ہوں۔ پاکیزہ زندگی کے نمونے ان میں خال خال رہ گئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام عوام اس رَو میں بہہ گئے ہیں۔ اس کے برخلاف مغرب میں عوام کا ایک طبقہ بھی ہے جو ان حالات سے بڑا متنفر ہے۔ اور وہ اصلاح حال چاہتا ہے۔ مگر ایک طرف تو موجودہ عیسائیت کی توہم پرستانہ رسومات ان کی ذہنیت کو اب اپیل نہیں کرتیں۔ اور دوسری طرف سائنسی ترقی کے سامان کی بہتات نے ان کے حواس باختہ کر رکھے ہیں اور معاشرہ میں اخلاقی خلا پیدا ہو گیا ہے۔

بہرحال موجودہ مغربی دانشورانہ اور سائنسی ذہنیت اپنے آپ سے بیزار ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان لوگوں کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے جو از سرِ نو مذہبی اقدار کو اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر آج کوئی خیالی مذہب ان کو حق کی طرف متوجہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہی مذہب ان کو اپیل کر سکتا ہے۔ جو زندگی کے حقیقی مقصد کو ایسے تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کر سکے۔ جو ان کی موجودہ عقلی ذہنیت کے مناسب حال ہو اور جو ان میں صحیح مگر پائدار انقلاب کی بنیادیں ڈال سکے۔ ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جو عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ اور آج کا انسان صرف ایسے مذہب کو ہی اختیار کر سکتا ہے جو عین فطرت کے مطابق ہو جس کو وہ اپنی عقل کے ترازو پر تول سکے۔ اور چھان پھٹک کے صحیح نتیجہ اخذ کر سکے۔ اور جو اخلاقی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو پُر کر سکے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان کا آخری درجہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ۔ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔"

(مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس میں اس بات کی طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو تو دل میں برا منائے۔ اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے۔

صحنِ حرم

پیامِ سوزِ دل و چشمِ نم سمجھتا ہوں
غمِ زمانہ کو مَیں اپنا غم سمجھتا ہوں

نظر سے دُور رگِ جاں سے تم قریب ہے
میں اس ادا کو تمہارا کرم سمجھتا ہوں

ہر ایک خار ہے پیکانِ چشمِ یارِ ازل
ہر ایک پھول کو نقشِ قدم سمجھتا ہوں

روش روش پہ سجودِ نیاز کے ہیں نشاں
چمن چمن کو میں صحنِ حرم سمجھتا ہوں

مرا نوشتۂ تقدیر میرے ہاتھ میں ہے
قلم کو اپنے میں ان کا قلم سمجھتا ہوں

کس کی ہم نفسی دے گئی ہے مجھ کو جِلا
کس کے فیض سے بارِ عدم سمجھتا ہوں

نسیم مجھ سے وہ کرتے ہیں احتراز تو کیا
میں اپنے آپ کو کب ان سے کم سمجھتا ہوں

(نسیم سیفی ربوہ)

حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(مکرم محمود احمد صاحب سنوری کوئٹہ)

مجھے حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی ذات باصفات سے مستفید ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ان کی صحبت میں گزرے ہوئے واقعات میری آنکھوں کے سامنے ایک زندہ حقیقت ہیں۔ عرصہ سے میری دلی خواہش تھی کہ ان واقعات کو شائع کراؤں تاکہ جماعت کے نوجوان اس عظیم شخصیت کی نیکی اور پارسائی کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔ یہ تحریر اسی غرض سے لکھ رہا ہوں۔

حضرت نواب صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ "وہ بہتوں کے بعد آئے اور اپنی نیکی اور تقوٰے کی وجہ سے ان سے آگے نکل گئے"۔ حضور نے جو کچھ فرمایا مَیں اسکی سچائی کا عینی شاہد ہوں۔ حضرت نواب صاحب واقعی اپنی نیکی تقوٰے اور خدماتِ سلسلہ میں بہتوں سے آگے نکل گئے۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

مجھے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک جدید کے اس حکم کی وجہ سے کہ بے روزگار نوجوان تلاشِ معاش کے لئے گھروں کو چھوڑ کر باہر نکل جائیں۔ حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بمقام جودھپور حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں جودھپور پہنچا جہاں آپ ریاست جودھپور کے ریونیو منسٹر کے ممتاز عہدے پر فائز تھے جب موصوف کی کوٹھی پر پہنچا تو ملاقات میں کچھ دقّت درپیش ہوئی کیونکہ اتنے بڑے افسر کو براہِ راست ملنا آسان کام نہیں تھا۔ ریاستی وزراء کے چوبدار ایسی ملاقاتوں میں رکاوٹ پیدا کرتے تھے جب مَیں نے کہا کہ میں سندھ سے آیا ہوں اور ان سے ذاتی کام کی غرض سے ملاقات مطلوب ہے تو میرا تعارفی رقعہ اور میرے والد محترم کی طرف سے ایک خط حضرت نواب صاحب کو پہنچا دیا۔ حضرت نواب صاحب موصوف نے مجھے فوراً طلب فرمایا حالانکہ آپ دفتر جانے کے لئے تیار تھے انتہائی خندہ پیشانی سے ملے اور ملازمین کو میری رہائش و طعام کے انتظام کا حکم دے کر دفتر تشریف لے گئے۔ آپ کے پاکیزہ لباس اور پُر جلال چہرہ و مشفقانہ سلوک اور شفقت نے مجھے ان کا پہلی ملاقات میں ہی گرویدہ بنادیا۔

نمازِ باجماعت اور نمازِ تہجد کی ادائیگی

دوپہر کو آپ دفتر سے واپس لوٹے نماز باجماعت ادا کی اور آرام کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ شام کو مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا ہوئیں کچھ اَور احمدی دوست بھی نماز باجماعت میں شامل ہوئے۔ رات کو مَیں اپنے کمرے میں جا سویا۔ جلد ہی گہری نیند آ گئی۔ رات کے دو بجے کا وقت تھا کہ میرے دروازہ کو پوری قوت سے کسی نے کھٹکھٹایا۔ مَیں گھبرا کر اٹھا دروازہ کھولا تو حضرت نواب صاحب مرحوم کے ڈرائیور کو کھڑے پایا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت نواب صاحب نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ اس وقت کیسے اور کس غرض سے بلایا ہے۔ جوانی کی نیند اس طرح کی بیداری خلافِ توقع۔ عجیب شش و پنج میں پڑ گیا کہ آخر کیا کروں۔ میری تذبذب کی حالت کو دیکھ کر ڈرائیور صاحب بھانپ گئے اور خود ہی ہنستے ہنستے کہنے لگے میاں جلدی چلو صاحب ناراض ہوں گے۔ وجہ تمہیں وہیں معلوم ہو جائے گی۔ بادلِ نخواستہ بوجھل آنکھوں کے ساتھ حضرت نواب صاحب کی خدمت میں حاضری کی غرض سے چل پڑا۔ دل میں عجیب وسوسے پیدا ہونے لگے۔ سوچنے لگا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلطی سرزد تو نہیں ہوئی؟ راستے میں آپ کا خانساماں باورچی خانے سے آکر شامل ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک گرم پانی کا گلاس اور دو تین اُبلے ہوئے انڈوں کی زردیاں تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ چلنے لگا۔ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کے کمرے میں پہنچے تو آپ سو رہے تھے۔ ڈرائیور نے خاموشی سے کمرے کی بتی روشن کی آپ بیدار ہو گئے۔ خانساماں نے السلام علیکم کہا اور پانی کا گلاس اور انڈوں والی پلیٹ پیش کی۔ مَیں نے بھی السلام علیکم عرض کیا آپ نے جواباً وعلیکم السلام کے الفاظ دہرائے۔ آپ اٹھے اور غسل خانے کی طرف جانے لگے۔ مَیں نے عرض کیا مجھے کس لئے یاد فرمایا ہے مُسکرا کر فرمانے لگے کیا آپ کو حافظ صاحب (ڈرائیور صاحب) نے نہیں بتایا۔ مَیں نے نفی میں سر ہلایا تو فرمانے لگے کہ آپ احمدی نوجوان ہوتے ہوئے تہجد نہیں پڑھتے آپ کو تہجد باقاعدگی سے پڑھنی چاہیئے۔ میرے پاس جو بھی مہمان آتے ہیں مَیں عموماً انہیں تہجد کے وقت ضرور اٹھاتا ہوں آپ ساتھ والے کمرے میں جاکر وضو کریں اور تہجد کی نماز ادا کریں۔ مَیں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور آئندہ آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کے پختہ ارادے کے ساتھ نماز تہجد ادا کی۔ دورانِ نماز اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ آئندہ وہ مجھے نمازِ تہجد کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ڈرائیور اور خانساماں بھی (دونوں احمدی تھے) میرے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے اور ایک دوسرے کمرے میں نماز تہجد میں مصروف ہو گئے۔ نمازِ تہجد کے دوران حضرت نواب صاحب مرحوم نہایت دردناک لہجے میں اسلام کی ترقی اور احمدیت کی سربلندی کے لئے دعا فرماتے تھے۔ آپ کی آواز میں جو سوز و گداز اور انکساری اور عاجزی تھی وہ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ انہوں نے جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے اہل و عیال کے لئے بھی دعائیں فرمائیں۔ آپ کی آواز میں ایسی رقّت تھی کہ میری طبیعت پر جو نیند کا خمار چھایا ہوا تھا وہ یکلخت غائب ہو گیا اور مَیں نے بھی نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی اور اللہ تعالےٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی چاہی اور یہ احساس پیدا ہوا کہ ایک اعلےٰ افسر۔ ہر لحاظ سے آسودہ۔ اپنے خدائے بزرگ و برتر کی یاد کو رات کے ان لمحات میں بھی فراموش نہیں کرتا اور اس کے برعکس مَیں ایک بے روزگار اور کمزور اور ضرورتمند انسان اللہ تعالےٰ کو بھلائے ہوئے ہوں۔ حضرت نواب صاحب مرحوم کی صحبت میں ادا کی ہوئی نمازیں آج بھی میرے دل و دماغ پر اثر انداز رہیں۔

تلاوتِ قرآنِ پاک

حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نمازِ تہجد سے فارغ ہو کر تلاوتِ قرآن پاک میں مصروف ہو گئے۔ اللہ۔ اللہ! ان کی خوش الحانی آج بھی میری روح کو تازگی بخشتی ہے۔ تلاوت کے بعد چند اہم دفتری فائیل ملاحظہ کئے اور ان پر ضروری احکامات صادر فرمائے۔ جب صبح کی نماز کی اذان ہوئی تو ہمارے کمرے میں تشریف لا کر باجماعت نماز پڑھائی۔ نماز پڑھنے کے بعد مَیں جلد جلد اپنے کمرے کی طرف گیا تاکہ رات کی بے خوابی کی کسر نکال سکوں۔ بستر پر دراز ہو گیا۔ ابھی آنکھیں بند ہی کی تھیں اور بمشکل ابھی چند منٹ گزرے ہوں گے کہ حافظ صاحب نے پھر دروازے پر دستک دی۔ طبیعت بڑی مکدر ہوئی۔ دروازہ کھولا اور بڑی گھبراہٹ سے پوچھا جناب تہجد کی نماز ہو چکی۔ فجر کی نماز ادا کر لی اب کیا کسر باقی ہے؟ حافظ صاحب نے ہنس کر کہا جلدی کریں صاحب کوٹھی کے دروازے پر کھڑے تمہارا انتظار فرما رہے ہیں۔ غرضمند بندہ تھا۔ مجبوراً اٹھا منہ پر دو چھینٹے مارے اور دوڑتا ہوا کوٹھی کے دروازے پر پہنچا۔ دیکھا واقعی حضرت نواب صاحب میرا انتظار فرما رہے ہیں۔ پوچھا دیر کیوں کی۔ خاموش رہا کیا کہتا کہ حضرت مَیں تو پھر بستر میں دراز ہو گیا تھا خود ہی نصیحت فرمانے لگے کہ تم احمدی نوجوان ہو صبح کو سیر نہیں کیا کرتے؟ دیکھو! کاہلی چھوڑ دو اور روزانہ ہمارے ساتھ سیر کو چلا کرو۔ غنودگی کی وجہ سے بادلِ نخواستہ آپ کے ساتھ ہو لیا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کے نیچے ہاکی کے بلیڈ کی طرح ایک آہنی خم بنا ہوا تھا جس سے آپ ایک چھوٹی سی گیند کو زمین پر زور سے ہٹ لگاتے تھے اور پھر گیند کے پیچھے دَوڑتے جاتے۔ اس طرح آپ نے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ سیر فرمائی۔ سیر کے دوران مجھے نصیحت فرمائی کہ آپ جودھپور آئے ہیں یہاں سنسکرت لکھی پڑھی جاتی ہے آپ بھی اس کا لکھنا پڑھنا سیکھ لیں اور انگریزی اخبار کا بھی مطالعہ روزانہ کیا کریں۔ حضرت نواب صاحب صبح کا ناشتہ فرما کر دفتر تشریف لے گئے اور مَیں بستر میں

وراز ہو گیا اور حضرت نواب صاحب کی واپسی سے تھوڑی دیر قبل بیدار ہوا۔

شام کے وقت آپ احباب سے ملاقات فرماتے تھے اور رات کو جلد ہی نماز عشاء کے معاً بعد سو جانا آپ کا دستور العمل تھا۔

دوسرے دن حسبِ معمول نمازِ تہجد ادا کی نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کے بعد سیر کے لئے حضرت نواب صاحب مرحوم کے ہمراہ ہو لیا۔ دورانِ سیر آپ نے دریافت فرمایا۔ محمود احمد! آپ نے اخبار پڑھا تھا جو ہم نے آپ کو بھجوایا تھا۔ مَیں نے عرض کیا۔ جی ہاں پڑھا تھا۔ فرمانے لگے فلاں خبر کی تفصیل بتاؤ۔ آپ کا یہ سوال قطعی غیر متوقع تھا۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے تو صرف موٹی موٹی سرخیاں ہی دیکھی تھیں۔ یہ سنکر آپ سخت ناراض ہوئے فرمایا احمدی نوجوان ہونے کے باوجود تمہارا بے روزگار ہونا محض اس لئے ہے کہ تم کاہل ہو اور خدا بھی تم سے اسی لئے خوش نہیں۔ احمدی نوجوانوں کو ایسی سہل پسندی اور کاہلی ہرگز زیب نہیں دیتی۔ یہی خصوصیت ہی تو ہے جو احمدی نوجوانوں کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے کہ وہ انتہائی محنتی ہوتے ہیں اور ان کی ذات دوسروں کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ سیر سے واپسی کے بعد وہ مجھے اپنے پی۔ اے کے پاس لے گئے اور فرمانے لگے کہ انہیں ڈکشنری اور اخبار دے دو یہ ڈکشنری کی مدد سے اخبار کا مطالعہ کیا کریں گے اور تم ہر دوسرے تیسرے دن ان کے مطالعہ کی روشنی میں ان کی نگرانی کیا کرو اور ان کے نوٹ کئے ہوئے الفاظ و معنی کو دیکھا کرو کہ واقعی ڈکشنری کی مدد سے انہوں نے اخبار کا مطالعہ کر کے اسے اچھی طرح پڑھا اور سمجھا بھی ہے۔ نیز انہیں سنسکرت لکھنی پڑھنی بھی سکھایا کرو۔ آپ کے ان احکامات کی بدولت میری مصروفیات بہت بڑھ گئیں۔ ان کے یہ ارشادات میری علمی قابلیت میں بھی خاطر خواہ اضافہ کا باعث بنے۔ آپ کی سفارش پر تھوڑے ہی عرصہ میں مجھے ریلوے میں ملازمت مل گئی۔ آپ کی نظر التفات نے مجھ کو محنت و مشقت کی جو جو عادت ڈال دی تھی وہ میری کامیاب زندگی میں ہمیشہ مفید رہی۔

(باقی)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ

گزشتہ سال کے مقررہ نصاب کا امتحان ان احباب سے لیا گیا جنہوں نے بعد فراغت یا ریٹائرمنٹ اپنی زندگی وقف کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ ہر دوست کو مطبوعہ پرچہ بھجوایا گیا۔ چونتیس دوستوں کی طرف سے جوابات موصول ہوئے جن میں سے باون کامیاب قرار پائے۔ کل نمبر ساٹھ تھے۔ ایک تہائی نمبر حاصل کرنے والے کو کامیاب قرار دیا گیا۔ نتیجہ حسبِ ذیل ہے۔ اب آئندہ سال کا نصاب بمنظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ عنقریب شائع کیا جائے گا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۔	مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب لائلپور	۵۶/۶۰
۲۔	" عبد القیوم بیگ صاحب شورکوٹ روڈ	۴۳
۳۔	" ایم محمد سلیم احمد صاحب کراچی	۲۶
۴۔	" بشیر احمد صاحب سیال سرگودہا چھاؤنی	۵۴
۵۔	" فضل کریم صاحب خادم کانس ضلع گجرات	۳۰
۶۔	" ملک محمد صدیق صاحب حلقہ محمود آباد کراچی	۲۹
۷۔	" چوہدری منیر احمد صاحب لاہور	۲۷
۸۔	" چوہدری ریاض احمد صاحب سرگودہا	۴۳
۹۔	" ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال	۴۲
۱۰۔	" محمد عبد الخالق صاحب تراڑکھل آزاد کشمیر	۵۱
۱۱۔	" خالد محمود بھٹی صاحب لائل پور	۴۵
۱۲۔	" ایک دوست جنہوں نے پرچہ پر اپنا نام نہیں لکھا	۳۷
۱۳۔	" رانا منظور احمد صاحب لائل پور	۳۵
۱۴۔	" میاں سراج الدین صاحب کھاریاں	۲۳
۱۵۔	" مختار احمد بٹ صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۲۲
۱۶۔	" عبد المومن صاحب مالاباری کراچی	۴۸
۱۷۔	" افتخار علی قریشی صاحب محکمہ انہار لائل پور	۴۱
۱۸۔	" غلام احمد صاحب لاہور	۴۷
۱۹۔	" سیّد قربان حسین شاہ صاحب قلات	۳۶
۲۰۔	" اہلیہ سیّد قربان حسین شاہ صاحب قلات	۵۰
۲۱۔	" ملک عزیز احمد صاحب خانپور ضلع جہلم	۳۸
۲۲۔	" عبد الودود طارق صاحب مظفر آباد	۳۹
۲۳۔	" سیّد محمد یوسف شاہ صاحب کراچی	۵۱
۲۴۔	" ضیاء الدین ارشد صاحب ربوہ	۵۱
۲۵۔	" میاں چراغ الدین صاحب ربوہ	۵۶
۲۶۔	" ناصرہ بیگم خورشید صاحب کراچی	۴۱
۲۷۔	" مسعود احمد صاحب خورشید کراچی۔	۵۴
۲۸۔	" برکت اللہ صاحب ربوہ	۳۴
۲۹۔	" حاجی عبد الکریم صاحب کراچی	۵۴
۳۰۔	" چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم۔ اے۔ سرگودہا	۵۴
۳۱۔	" محمد نصیب عارف صاحب راولپنڈی	۵۲
۳۲۔	" قاضی محمد نذیر صاحب راولپنڈی	۴۰½
۳۳۔	" شیخ لطف المنان صاحب راولپنڈی	۲۰
۳۴۔	" محمد صدیق خان صاحب چک ۱۳۲ جنوبی ضلع سرگودہا	۳۸
۳۵۔	" بدر عالم صاحب اعوان کھاریاں	۳۳
۳۶۔	" مرزا سعید احمد صاحب سرگودہا	۳۴
۳۷۔	" محمد شریف صاحب گوجرہ ضلع لائل پور	۳۳
۳۸۔	" ایک دوست جنہوں نے نام نہیں لکھا	۴۷
۳۹۔	مکرم عطاء اللہ خان صاحب چک ۲ T.D.A ضلع سرگودہا	۳۳
۴۰۔	" برکت علی صاحب گجرات	۲۲
۴۱۔	" شیخ عبد الرشید صاحب لاہور	۳۹
۴۲۔	" عبد الحمید خان شوق صاحب لاہور	۵۱
۴۳۔	" مولوی شیخ محمد صاحب چک ۵۴/۲-ڈی ضلع ساہیوال	۴۸
۴۴۔	" نذیر احمد صاحب سیالکوٹی احمدیہ ہال کراچی	۵۱
۴۵۔	" محمد یوسف یعقوبپوری صاحب راولپنڈی	۴۳
۴۶۔	" سیّد محمد احمد صاحب کوچہ حسام الدین سیالکوٹ	۵۶
۴۷۔	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد ربوہ	۴۸
۴۸۔	" ملک خادم حسین صاحب (کپتان) ربوہ	۵۱
۴۹۔	" صلاح الدین صاحب کیمبل پور	۵۴
۵۰۔	" سیّد محمد یحییٰ صاحب کوئٹہ	۴۵
۵۱۔	" ابو الفیض محمد عبد الحی صاحب ڈیمپار انشرقی پاکستان	۴۷
۵۲۔	" سیّدہ ثریا حبیب صاحبہ سیالکوٹ	۴۳

ماہنامہ الفرقان کے بارے میں رعائتی اعلان

پچاس نئے خریدار نصف قیمت پر رسالہ حاصل کر سکتے ہیں

محترم شیخ محمد حنیف صاحب و محترم شیخ محمد اقبال صاحب و محترم خلیفہ حاجی عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ نے الفرقان کی توسیع اشاعت میں اعانت فرمائی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس اعلان کے بعد پہلی پچاس درخواستوں پر ماہنامہ الفرقان ماہ ستمبر سے نصف قیمت پر سال بھر کے لئے جاری کیا جائے گا۔ ہر درخواست کے ساتھ تین روپے آنے لازمی ہیں۔ پہلے آنے والی درخواستوں کو ترجیح حاصل ہوگی۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

معاصرین سے

پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا نیا اعزاز

اور ان کا قابل تقلید نمونہ

حال ہی میں پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان (جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں) پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک غیر معمولی اعزاز اور عطیہ ملنے کا اعلان ہوا ہے۔ عطیہ کی گرانقدر رقم کو ڈاکٹر صاحب موصوف نے پاکستانی سائنسدانوں کے وظائف کے لئے وقف کر دینے کا اعلان کیا ہے اس سلسلے میں پاکستان کے اخبارات میں جو نوٹ شائع ہو رہے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ ڈاکٹر عبد السلام کا نمونہ

صدر پاکستان کے سائنسی مشیر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو گرانقدر عطیہ انہیں ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن کی طرف سے ملنے والا ہے وہ ان منتخب پاکستانی سائنسدانوں کی اعلیٰ سائنسی تعلیم کیلئے وقف کر دیں گے جو بیرون پاکستان حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر سلام کے اس اعلان سے ظاہر ہے کہ آپ پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا خاص احساس رکھتے تھے۔ آپ کا یہ قابل قدر جذبہ اس وقت بھی ظاہر ہوا تھا۔ جبکہ کچھ عرصہ قبل پاکستان میں سائنس، ترقی کے متعلق آپ نے ٹھوس اور تعمیری تجاویز پیش کی تھیں۔ افسوس ہے کہ ملک و ملت نے ان تجاویز کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔

پروفیسر عبد السلام نے اپنے بیان میں اس توقع کا بھی اظہار کیا ہے کہ ہمارے ملک کے دولت مند افراد آگے آئیں گے اور سائنس کے میدان میں ٹیکنالوجی کی ترقی کی جدوجہد میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے ملک و ملت کو دولتمند افراد سے ایک عرصہ سے یہ توقع رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ یہ توقع ابھی پوری نہیں ہوئی حالانکہ تجارت اور صنعت کے میدان میں دولتمند افراد کی کوئی کمی نہیں ہے

اس وقت تک سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہم نے جو تھوڑی بہت ترقی کی ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارا معیار زندگی کچھ بلند ہوا ہے۔ یہ امر بالکل واضح ہے کہ مستقبل میں تجارت و صنعت اور اقتصادیات کی بنیادی میں ملک جو ترقی کرے گا۔ اس کا زیادہ تر انحصار اسی امر پر ہوگا کہ ہمارے نوجوان سائنس کے میدان میں کتنی ترقی کرتے ہیں۔ ہمیں سائنسی تعلیم و تحقیق کے میدان میں اعلیٰ ساز و سامان اور بہترین سائنس دانوں کی ضرورت ہے اور اس منزل کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں بہت سے ایسے فیاض اور وسیع الحوصلہ افراد کی ضرورت ہوگی جن کی راہنمائی پروفیسر عبد السلام نے کی ہے۔ اس سلسلے میں ان بڑے بڑے صنعتکاروں کو آگے آنا چاہیئے جو ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلابی دور سے سب سے زیادہ مستفید ثابت ہونگے (پاکستان ٹائمز، ۲ راگست ۱۹۶۸ء)

۲۔ مرحبا! پروفیسر عبد السلام

صدر مملکت کے سائنسی مشیر پروفیسر عبد السلام کو حال ہی میں امریکہ کی ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن کی جانب سے تیس ہزار ڈالر (تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ) کا انعام دیا گیا ہے۔

اہالیان پاکستان کے لئے ان کے ایک سائنسدان کی خدمات کا بین الاقوامی سطح پر یہ اعتراف یقیناً فخر و انبساط کا سبب ہے لیکن اس سے بھی زیادہ خوشی اس مخلصانہ پیشکش پر ہوئی، جو پاکستان کے اس نامور فرزند، پروفیسر عبد السلام نے ملک میں سائنسی تحقیقی کاموں میں امداد دینے کے لئے کی ہے۔ پروفیسر سلام نے اعلان کیا ہے کہ وہ یہ انعامی رقم پاکستانی سائنسدانوں کو وظائف دینے میں صرف کریں گے۔

پروفیسر عبد السلام کوئی خاندانی رئیس، صنعتکار یا تاجر نہیں ہیں۔ ان کا شمار اعلیٰ متوسط طبقے میں بھی مشکل سے ہی کیا جا سکے گا۔ لیکن وہ پاکستانی عوام کی طرح غریب ہوتے ہوئے بھی فراخدل بلند حوصلہ انسان ہیں ان کے دل میں ملک کی ترقی اور ناموری کے اسباب پیدا کرنے کی سچی لگن ہے اور انہوں نے اپنی بساط بھر دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا اور جب دنیا نے ان کی اہلیت قابلیت اور علمی سائنسی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں امن کے انعامی اعزاز سے نوازا تو انہوں نے یہ انعامی رقم بجنسہٖ اپنے ملک میں سائنسی تعلیم کے فروغ کے لئے پیش کر دی۔

پروفیسر عبد السلام اپنی قوم کے پہلے ہی محبوب ہیں۔ ان کے اس ایثار نے ان کو قوم کی نظروں میں عزیز تر کر دیا ہے اور ایک معیار قائم کر دیا ہے کہ بے لوث اور مخلصانہ حب الوطنی کے تقاضے کیا ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ روپے کچھ زیادہ نہیں ہوتے ہیں لیکن متوسط طبقے کے لوگوں کے لئے یہ خاصی بڑی رقم ہوتی ہے لیکن اس ایثار نے ہماری قوم کے متمول حضرات کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے امید ہے کہ سائنسی تعلیم کے فروغ کے لئے پروفیسر عبد السلام کے دئے ہوئے ڈیڑھ لاکھ روپے کچھ ہی دن کے اندر کروڑوں اور اربوں روپے کے تعلیمی فنڈ کی صورت اختیار کر لیں گے اور ہمارے صنعتکار، تاجر، علم پرور اور مخیر اصحاب اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے (حریت کراچی، ۲ راگست ۱۹۶۸ء)

۳۔ شاندار اعزاز

صدر کے سائنسی مشیر پروفیسر عبد السلام کو امریکی حکومت نے تمغہ امن دیا ہے اس کے علاوہ انہیں تیس ہزار ڈالر کا نقد انعام بھی دیا گیا ہے۔ یہ اعزاز بلاشبہ عظیم اعزاز ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کے اس مایہ ناز فرزند کی خدمات کا اعتراف اب امریکہ میں بھی ہونے لگا ہے۔ پروفیسر عبد السلام بلاشبہ ایک عظیم سائنسدان ہیں اور ایٹمی طبیعیات میں ان کی تحقیقات سے خود مغربی ملکوں نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اس امریکی اعزاز کے پس منظر میں بھی یہی بات نمایاں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پروفیسر عبد السلام سے قبل اتنا بڑا اعزاز کسی ایشیائی سائنسدان کو حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ اس پر پاکستانی عوام جتنا بھی فخر کریں کم ہے اس سے وہ فرسودہ نظریہ بھی خود بخود اپنی موت آپ مر گیا ہے کہ مشرقی سائنسدان ابھی مغربی سائنسدانوں کے ہم پلہ نہیں ہو سکے ہیں دماغ اور ذہن خدا کی دین ہے اور انسان کی اپنی محنت اس کو اور جلا دیتی ہے

پروفیسر عبد السلام عرصہ دراز سے مغربی ملکوں امریکہ اور برطانیہ کی کئی یونیورسٹیوں میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں خود پاکستان میں بھی محض ان کی اور ان کے رفیق ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی کی کوششوں کی وجہ سے ایٹمی توانائی کے میدان میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے لیکن ہمیں اس ضمن میں اور بہت کچھ کرنا ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ایک نامور سپوت کی خدمات کو دوسرے ملکوں میں تو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے لیکن خود پاکستان میں اس سلسلے میں کبھی کچھ نہیں ہوا اس سلسلے میں پروفیسر عبد السلام ہی تنہا نہیں پاکستان میں اب متعدد ہونہار اور قابل سائنسدان ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سب کی خدمات کو سراہا جائے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی ہمت افزائی کی جاتی رہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ملک میں سائنسی اور فنی امور کے بارے میں ایک علیحدہ وزارت قائم کی جائے تاکہ ترقی پذیر معاشرے کی زندگی کے سبھی شعبوں کو سائنس کی جدید تحقیقات اور فنی تکنیک سے مستفید ہونے کا موقع مل سکے ہم ابھی منصوبہ بندی کے اہم مرحلے میں ہی ہیں اسلئے اگر ہم زراعتی صنعتی اور دوسرے شعبوں کو سائنس اور فن کے تجربوں کے مطابق رکھ سکیں تو اس سے ہماری ترقی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ (آغاز کراچی ۲ راگست)

۴۔ ارباب ثروت بھی سوچیں

ڈاکٹر عبد السلام کوئی سرمایہ دار نہیں ہیں، ان کے پاس اگر کوئی سرمایہ ہے تو وہ ان کا علم اور ذوق تجسس ہے۔ صاحب علم کبھی تنگ دل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ پروفیسر عبد السلام نے اعلان کیا ہے کہ انہیں ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن کی طرف سے تیس ہزار ڈالر کا جو انعام ملے گا وہ اسے پاکستانی سائنسدانوں کو وظائف دینے کے لئے وقف کر دینگے تاکہ وہ اپنا تحقیقاتی کام جاری رکھ سکیں۔

یہ رقم ڈاکٹر عبد السلام اپنی ذاتی ضروریات کی تکمیل پر بھی صرف کر سکتے تھے لیکن انہوں نے قومی ترقی کے مقاصد کو اپنی انفرادی آسائش پر ترجیح دی ہے۔ ان کے فکر و عمل کا یہ انداز ہمارے ملک کے ارباب ثروت سے کتنا مختلف ہے۔ (مشرق لاہور، ۲ راگست)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی

جماعت احمدیہ سرگودھا کے مندرجہ ذیل مخلصین نے اپنے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی فرمادی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں اور بہنوں کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیاں	رقم عطیہ
۱	میر مبارک حسین شاہ صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۲	مکرم طاہر احمد صاحب ابن کیپٹن عطاء اللہ صاحب کھوکھر	۲۰۰ — ۰۰
۳	محترمہ ڈاکٹر سلیمہ صاحبہ	۳۰۰ — ۰۰
۴	" عائشہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ	۲۰ — ۰۰
۵	" نورجہاں صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب	۱ — ۰۰
۶	" حکمت اللہ صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب	۱۰ — ۰۰
۷	" امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ عبدالسلام خان صاحب	۱۰ — ۰۰
۸	" ناصرہ مجتبیٰ صاحبہ	۲۰ — ۰۰
۹	" زبیدہ صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب	۲ — ۰۰
۱۰	" اہلیہ صاحبہ غلام محمد صاحب	۲ — ۰۰
۱۱	" محترمہ مجیدہ مجتبیٰ صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۱۲	" حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب	۵ — ۰۰
۱۳	" مختار صاحبہ اہلیہ شیخ نثار احمد صاحب	۲ — ۰۰
۱۴	" خالدہ صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب پراچہ	۱۰۵ — ۰۰
۱۵	" پروین صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب	۵۰ — ۰۰
۱۶	" شاہدہ پروین صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۱۷	" بشریٰ قریشی صاحبہ	۵ — ۰۰
۱۸	" مسعودہ قریشی صاحبہ	۵ — ۰۰
۱۹	" مبارکہ صاحبہ اہلیہ قریشی رشید احمد صاحب	۲ — ۰۰
۲۰	" منصورہ صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۲۱	" انوری صاحبہ " ماسٹر محمد عمر صاحب انور	۲ — ۰۰
۲۲	" سکینہ بی بی صاحبہ " شیخ منظور احمد صاحب	۵ — ۰۰
۲۳	" امۃ الحفیظ صاحبہ " بشیر احمد صاحب پٹواری	۱۵ — ۰۰
۲۴	" امۃ الحی صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمنان صاحب	۲۵ — ۰۰
۲۵	" عائشہ بی بی صاحبہ " غلام سرور خان صاحب	۱۵ — ۰۰
۲۶	" رضیہ صاحبہ اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۲۷	" کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب ہاسپٹل کلرک	۱۰ — ۰۰
۲۸	" برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حاجی محمود احمد صاحب	۶۰ — ۰۰
۲۹	" زینب بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالمالک صاحب زرگر	۱۵ — ۰۰
۳۰	" عائشہ بی بی صاحبہ " محمد اسماعیل صاحب	۱۵ — ۰۰
۳۱	" صفیہ صاحبہ بنت غلام محمد صاحب	۱۵ — ۰۰
۳۲	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی	۵ — ۰۰
۳۳	کاپل تاج الدین صاحب سکیسر	۱۰ — ۰۰
۳۴	" چوہدری سلطان احمد صاحب "	۱۷ — ۰۰
۳۵	" ملک بشیر احمد صاحب نون "	۱ — ۰۰
۳۶	" چوہدری رشید احمد صاحب "	۳ — ۰۰
۳۷	محترمہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ ملک مشتاق احمد صاحب	۵۰ — ۰۰
۳۸	مکرم مرزا منصور احمد صاحب	۵ — ۰۰
۳۹	" شیخ فضل کریم صاحب	۵ — ۰۰
۴۰	" محمد یونس صاحب	۱ — ۰۰
۴۱	" چوہدری رشید احمد صاحب سپروائزر	۲۰۰ — ۰۰
۴۲	محترمہ حشمت بی بی صاحبہ آف نارووال	۷ — ۰۰
۴۳	محترم فضل کریم صاحب چک ۳۳ ج	۱۷ — ۰۰
۴۴	محترمہ محمودہ صاحبہ اہلیہ فتح الدین صاحب	۵ — ۰۰
۴۵	شیخ محمد الدین صاحب قادیانی	۱۵۰ — ۰۰
۴۶	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خادم مسجد	۲ — ۰۰
۴۷	محترمہ اہلیہ امۃ السلام صاحبہ بنت بشارت احمد صاحب پراچہ	۱۵ — ۰۰
۴۸	" رحمت النساء صاحبہ اہلیہ محمد عالم صاحب ڈسپنسر	۱۰ — ۰۰
۴۹	" شمیم طاہر صاحبہ بنت ملک بہادر خان صاحب	۵ — ۰۰
۵۰	" لطیفاں صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب	۰ — ۵۰
۵۱	" منصورہ صاحبہ بنت مرزا عبدالحق صاحب	۱۰ — ۰۰
۵۱	" عزیزہ صاحبہ اہلیہ حیدر علی صاحب	۱۰ — ۰۰
۵۲	" عزیزہ قدسیہ صاحبہ بنت میجر بشیر احمد صاحب مرحوم	۱۵ — ۰۰
۵۳	" مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ریلوے اوورسیر	۲۰ — ۰۰
۵۴	" اہلیہ صاحبہ قریشی محمود الحسن صاحب	۱۰۰ — ۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۵ ظہور ۱۳۴۷ھش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین کا فرض

۹ تا ۲۲ ظہور ۱۳۴۷ھش چندہ مساجد کے سلسلے میں کل -/۹۷۹ روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے اور تیرہ سو چھ روپے پچاس پیسے کی وصولی ہوئی ہے جس میں سے تین سو ... روپے بچاس پیسے بیرون پاکستان کی لجنات کی طرف سے ہیں۔ گویا کل وصولی ۲۲ ظہور تک اس چندہ کی چار لاکھ چونسٹھ ہزار گیارہ روپے ہوئی ہے۔ جس میں سے باتیس ہزار چھ سو روپیہ بیرون از پاکستان کی لجنات کی طرف سے ہے۔

جیسا کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنے گذشتہ نوٹ میں تحریر فرمایا تھا کہ گذشتہ چند ہفتوں سے اس مد کے چندہ میں نمایاں کمی آ چکی ہے مندرجہ بالا دو ہفتوں کی رپورٹ دیکھنے سے عیاں ہے کہ یہ کمی ابھی قائم ہے۔ اور چندہ کی موجودہ رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس طرح اس چندہ کو پورا ہونے میں کئی سال لگ جائیں گے۔

پس حضرت سیدہ صدر صاحبہ کے الفاظ میں ہی تمام بہنوں کو عموماً اور عہدیداران لجنات کو خصوصاً توجہ دلائی جاتی ہے کہ کوشش کریں کہ یہ چندہ جلد از جلد ختم ہو۔ جلسہ سالانہ تک یہ چندہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ ابھی بہت بڑی تعداد ایسی مستورات کی ہے۔ جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان سب کا جائزہ لیں اور اس تحریک کو ان تک پہنچائیں۔ تا کسی شہر میں کوئی احمدی عورت نظر نہ آئے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تنازعہ کشمیر کا منصفانہ تصفیہ ہی امن کے تحفظ کی بہترین ضمانت ہے

راولپنڈی ۲ر ستمبر۔ صدر ایوب نے بھارت پر واضح کر دیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کو حل کئے بغیر جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کا ڈھنڈورہ پیٹنا دنیا کو فریب دینے کی کوشش کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان بنیادی اختلافات کا سبب مسئلہ کشمیر ہے۔ اگر اس تنازعہ کا تصفیہ حق و انصاف کے تقاضوں کے مطابق کر لیا جائے تو یہی اقدام برصغیر میں امن کے تحفظ کی بہترین ضمانت ہوگا۔ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی تازہ پیش کش پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ پر امن طریقوں سے تنازعات کے تصفیہ کا حامی صرف پاکستان ہی رہا ہے اس کے برعکس ہندوستانی لیڈر جنگ نہ کرنے کے معاہدوں کا ڈھنڈورا تو پیٹتے رہتے ہیں لیکن بنیادی مسئلوں کے لئے بامقصد بات چیت پر کبھی آمادہ نہیں ہوتے

انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ ۳۶ فی صد رہا

لاہور ۲ر ستمبر۔ اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ امتحان میں کامیاب ہونے والوں کی اوسط ۳۶ اعشاریہ ۴ فی صد رہی جو گزشتہ برس کے مقابلہ میں تقریباً دس فی صد کم ہے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں چون ہزار ایک سو نو امیدوار شریک ہوئے تھے ان میں سے ۱۹۶۶۳ امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے۔ کامیاب ہونے والوں میں صرف آٹھ سو چھیاسی امیدواروں نے فرسٹ ڈویژن اور ۸۶۰۷ امیدواروں نے سیکنڈ ڈویژن میں امتحان پاس کیا۔

ایران میں زلزلہ سے قیامتِ صغریٰ

تہران ۲ر ستمبر۔ شمال مشرقی ایران میں زلزلے کے مزید جھٹکے آ رہے ہیں نقصان کے بارے میں ابھی صحیح طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا تاہم ایک اندازے کے مطابق ۲۴ گھنٹوں کے دوران میں زلزلہ سے اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہزاروں افراد ابھی تک ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ زخمیوں کے لئے ہنگامی ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں اور طیاروں کے ذریعے امدادی سامان متاثرہ علاقوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔ خراسان میں پندرہ بستیاں نیست و نابود ہو گئیں۔ اس صوبے کی آبادی ۳۰-۳۵ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

صدر کی طرف سے ہر ممکن امداد کی پیش کش

راولپنڈی۔ ۲ر ستمبر خراسان میں زلزلے سے جو بھاری جانی نقصان ہوا ہے صدر ایوب نے اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اپنی اور حکومت پاکستان کی طرف سے شہنشاہ ایران کو مصیبت زدوں کی ہر ممکن امداد کی پیش کش کی ہے۔

گورنر نے دورہ روس ملتوی کر دیا۔

لاہور ۲ر ستمبر۔ گورنر جناب محمد موسیٰ نے اپنے والد کی شدید علالت کے باعث روس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ وہ کوئٹہ پہنچ گئے ہیں جہاں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں ان کے والد علیل ہیں کوئٹہ پہنچ کر گورنر نے بتایا ہے کہ اب ان کے روس کے دورے کا انحصار ڈاکٹروں کی رپورٹ پر ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ ان کے والد کی حالت خطرناک ہے

اوتھان کا تبصرہ کرنے سے انکار

نیویارک ۲ر ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے رومانیہ پر روسی فوجی دباؤ کی دھمکی پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پچھلے ہفتے جب رومانیہ کے وزیر خارجہ کارنیلیو مانیسکو اور ان کے درمیان بات چیت ہوئی تھی تو انہوں نے روس کا کوئی اندیشہ ظاہر نہیں کیا تھا۔

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بچے نکالنے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے ریٹ انڈے ۶ روپے فی درجن ایک روزہ چوزے ۱۸ روپے فی درجن

اسے ضرور پڑھیئے

۱۴

ایک خدمت۔ ایک رعایت

لاعلمی سے زیادہ نقصان دہ کوئی چیز نہیں آج ربوہ سے روحانی اور جسمانی فیض کے چشمے پھوٹ رہے ہیں مگر انسانیت لاعلمی کے صحرا میں پیاسی بھٹک رہی ہے۔

علاج معالجہ کے سلسلہ میں ہم نے بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل مزمن (پرانی) امراض کا صرف چار خوراک میں مکمل علاج دریافت کر لیا ہے۔ بواسیر، دمہ، نزلہ (حلق سے اخراج) زکام (ناک سے اخراج)، دردِ شکم، ناسور، تبخیر معدہ، سر درد اور جوڑوں اور اعصاب کا درد۔ پاکستان و بھارت کے ضرورتمند دوست اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے کسی بھی مذکورہ بالا مرض کی ایک آزمائشی خوراک مفت منگوا سکتے ہیں۔ اگر ایک خوراک تسلی بخش ثابت ہو تو دس روپے (بذریعہ ڈاک ۔/۱۱) میں مکمل کورس حاصل کریں

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے والد محترم بشیر الدین صاحب بھاگلپوری عرصہ چار پانچ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (امۃ الحیٔ شاکرہ بنت محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری)

۲۔ میری والدہ مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے جملہ احباب کرام و بزرگان کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امینہ تنویر بنت بشیر احمد صاحب چغتائی۔ واہ کینٹ)

۳۔ میری لڑکی عزیزہ نجمہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیس یوم سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد شاہ ڈسپنسر سول ہسپتال شیخوپورہ)

امانتِ تحریکِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں،،

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا امتحان انٹرمیڈیٹ کا شاندار نتیجہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جامعہ نصرت کی بارھویں کلاس کا نتیجہ نہایت شاندار رہا ہے۔ کُل ۵۵ طالبات امتحان میں شریک ہوئی تھیں جن میں سے بفضل اللہ تعالیٰ ۵۳ کامیاب ہو گئی ہیں۔ ایک لڑکی نے کمپارٹمنٹ حاصل کی اور ایک فیل ہوئی۔ کامیاب ہونے والی طالبات کی شرح فی صد ۹۶٫۴ ہے۔ جب کہ بورڈ کی آرٹس گروپ کی شرح فی صد ۴۱٫۳ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیزہ لطیفہ بیگم دختر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۶۲۰ نمبر لے کر اپنی کلاس میں اول آئی ہیں۔

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	مریم صدیقہ	۵۱۸	سیکنڈ
۲	مجیدہ قدیر	۴۳۲	تھرڈ
۳	امینہ خالدہ	۶۰۲	فرسٹ
۴	امۃ الحکیم لطیفہ	۶۲۰	〃
۵	امۃ الباری	۴۹۸	سیکنڈ
۶	راشدہ پروین	۴۶۳	〃
۷	مبارکہ بشریٰ	۵۷۰	〃
۸	ذکیہ بیگم	۴۹۶	〃
۹	اقبال پروین	۵۱۳	〃
۱۰	امۃ الکریم نصرت	۵۴۱	〃
۱۱	امتیاز بیگم	۵۸۴	〃
۱۲	عذرا پروین	۴۷۶	〃
۱۳	نصیرہ بیگم	۵۸۳	〃
۱۴	مبارکہ بیگم	۵۷۱	〃
۱۵	ناموس ثمین	۵۳۷	〃
۱۶	سعیدہ خانم	۵۶۶	〃
۱۷	امۃ المصور	۶۰۹	فرسٹ
۱۸	قدسیہ رابعہ	۵۹۰	سیکنڈ
۱۹	فریدہ بیگم	۵۱۶	〃
۲۰	طیبہ صدیقہ	۵۱۹	〃
۲۱	امۃ الودود	۵۹۸	〃
۲۲	صبیحہ حسین	۵۵۶	〃
۲۳	شاہدہ تنویر	۵۶۳	〃
۲۴	امۃ السلام بشریٰ	۴۸۱	〃
۲۵	رفیقہ تحسین	۵۳۸	〃
۲۶	مریم صدیقہ	۴۸۵	〃
۲۷	مریم بی بی	۵۳۷	〃
۲۸	بشریٰ ضیاء	۵۱۴	〃
۲۹	امۃ المصور	۵۰۲	〃
۳۰	مقصودہ بی بی	۵۴۴	〃
۳۱	شمیم اختر	۵۱۱	〃
۳۲	زاہدہ تبسم	۴۹۵	〃
۳۳	دردانہ مرزا	۵۴۶	〃

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۳۴	اختر ناہید	۵۳۲	سیکنڈ
۳۵	مسرت مجید	۴۶۱	〃
۳۶	قیصر نزہت	۵۴۲	〃
۳۷	نسیم اختر	۴۳۳	تھرڈ
۳۸	کلثوم ساجدہ	۴۰۵	〃
۳۹	زاہدہ پروین	۵۱۵	سیکنڈ
۴۰	مبارکہ خان	۵۳۵	〃
۴۱	اکرام طلعت	۵۷۵	〃
۴۲	امۃ القیوم	۴۲۱	تھرڈ
۴۳	صالحہ بشریٰ	۴۹۶	سیکنڈ
۴۴	حمیدہ بیگم	۶۱۵	فرسٹ
۴۵	صادقہ رحیم	۵۰۸	سیکنڈ
۴۶	امۃ الجمیل	۵۳۶	〃
۴۷	زاہدہ قریشی	۴۸۳	〃
۴۸	محمودہ قریشی	۴۸۰	〃
۴۹	غلام زہرہ	۴۹۰	〃
۵۰	طلعت کوثر	۴۹۸	〃
۵۱	بشریٰ کاٹھ	۵۵۶	〃
۵۲	صابرہ بی بی	۵۴۲	〃
۵۳	امۃ الوحید ملک	۵۲۲	〃
۵۴	بشریٰ ایاز۔ کمپارٹمنٹ جغرافیہ میں۔		

نتیجہ ایک نظر میں:-

شریک امتحان	۵۵
پاس	۵۳
کمپارٹمنٹ	۱
فیل	۱
نتیجہ فی صد	۹۶٫۴
فرسٹ کلاس	۴
سیکنڈ کلاس	۴۵
تھرڈ	۴

پرنسپل
جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

جامعہ احمدیہ قادیان کے فارغ التحصیل اور مولوی فاضل تھے مزید براں آپ کو سنسکرت پر بھی عبور حاصل تھا دینی علوم کی تحصیل کے بعد ۱۹۳۱ء میں آپ نے مربی سلسلہ احمدیہ کے طور پر کام شروع کیا۔ اور مسلسل ۳۶ سال تک گرانقدر خدمات بجا لانے کے بعد آپ ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء کو بعمر ۶۰ سال صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے تھے ۳۶ سالہ کامیاب سروس کے دوران آپ نے غیر منقسم ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں متعین رہ کر ہندو اور اچھوت اقوام تک نہایت کامیابی سے پیغام حق پہنچایا اور آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے ساتھ صدہا کامیاب مناظرے کئے۔ اس طرح آپ نے حق کا بول بالا کرنے میں ہی زندگی بسر کی اور زندگی کے آخری سانس تک خدمات بجا لاتے رہے۔

آپ نے ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ آپ کی صاحبزادی جو مکرم عبدالحمید صاحب غازی کی اہلیہ ہیں اور آپ کے بڑے فرزند مکرم محمد احمد صاحب انگلستان میں ہیں باقی دو فرزند منیر احمد اور نصیر احمد ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مہاشہ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور اولاد اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اعلان جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت موسمی تعطیلات کے بعد ۷ ستمبر کو ۷-۳۰ بجے صبح کھل جائے گا انشاء اللہ۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۶ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں

(پرنسپل جامعہ نصرت)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء سیکنڈ اور فورتھ ایر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کالج انشاء اللہ ۹ ستمبر کو صبح سات بجے کھل جائے گا۔ چونکہ ان کا ستمبر ٹیسٹ بھی اسی تاریخ سے شروع ہو گا۔ اس لئے اس ٹیسٹ میں ان کی شمولیت از حد ضروری ہے۔ نیز فرسٹ ایر (گیارہویں جماعت) میں داخلہ لینے والے طلباء کی کلاسز بھی ۱۶ ستمبر سے باقاعدگی سے شروع ہو جائیں گی یہ طلباء بھی مطلع رہیں۔ گیارہویں جماعت کا داخلہ اب پھر ۹ ستمبر سے پانچ دن کے لئے شروع ہو گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تقریب شادی

۲۵ ظہور ۱۳۴۷ ہش کو خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم سلطان احمد صاحب شاہد واقف زندگی کی تقریب شادی عمل میں آئی اور ۲۶ ظہور ۱۳۴۷ ہش کو خاکسار نے محمد آباد سٹیٹ (سندھ) میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا عزیزم سلطان احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۲۳ ظہور (اگست) کو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی آف کریم نگر دکن پڑھا تھا۔ احباب رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(عنایت اللہ اکونٹنٹ احمدیہ محمد آباد ضلع تھرپارکر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴